السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہم نے جریدہ ''اہلحدیث'' مجریہ، ۲۹اکتوبر ۲۰۰۴ شمارہ نمبر ۳۹ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے لکھا تھا کہ جوحضرات نماز سے فراغت کے بعد اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر ایک مخصوص دعا پڑھتے ہیں، اس کا ثبوت کتاب وسنت سے نہیں ملتا۔ اس کے متعلق ہمارے ایک دیرینہ عزیز لکھتے ہیں:

''آپ نے فرض نمازوں کے بعد سر پر ہاتھ رکھ کر پڑھی جانے والی دعا کے متعلق بحث فرمائی، ہمارے ہاں عام طور پر یہ عمل نہیں کیا جاتا لیکن یکم ستمبر ۲۰۰۳ء کے صحیفۂ اہلحدیث میں اس کو قابل عمل اور اس سے متعلقہ حدیث کو حسن لکھا گیا ہے، مفتی صاحب نے روایت میں مذکورہ عثمان الشمام راوی کے ضعف کو معمولی خیال کرتے ہوئے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔ جب میں نے اصل کتاب میں مراجعت کی تو اس سند میں عثمان الشمام نامی راوی سرے سے موجود ہی نہیں بلکہ وہ اس سے پہلی حدیث کی سند میں ہے۔ مذکورہ فتویٰ میں سنن نسائی کا حوالہ بھی دیا گیا، مجھے نسائی میں بھی یہ حدیث نہیں مل سکی، اس کے متعلق آپ کسی موقعہ پر وضاحت فرما دیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مذکورہ عمل اور اس سے متعلقہ روایت کی مزید وضاحت کرنے سے پہلے ہم صحیفہ اہلحدیث کے متعلق گزارش کرنا چاہتے ہیں کہ یہ پندرہ روزہ مؤقر جریدہ جماعت غرباء اہل حدیث کا ترجمان ہے یہ جماعت عرصہ دراز سے مسلک اہل حدیث کی نشر اشاعت میں مصروف عمل ہے۔ لیکن اس جماعت کا یہ ترجمان نقل روایت کے سلسلہ میں انتہائی تساہل واقع ہوا ہے کیونکہ جس خودساختہ عمل کو صحیح ثابت کرنے کے لئے اس میں جو کوشش کی گئی ہے وہ غلط فہمی پر مبنی ہے۔ ارباب حل وعقد کو فتاویٰ نویسی کے شعبہ پر خصوصی توجہ دینا چاہیے۔

اس بناوٹی عمل کو مولانا رشید احمد نے فتاویٰ رشیدیہ میں بغیر کسی حوالہ کے لکھا ہے۔ [ص: ۳۶۳]

علامہ ہیثمی رحمہ اللہ نے اس عمل کو بحوالہ طبرانی اور مسند البزار دو مختلف الفاظ سے بیان کیا ہے، پھر اس روایت کے ایک راوی زید العمی کے متعلق لکھا ہے کہ اسے محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔ [مجمع الزوائد، ص: ۱۱۰، ج ۱۰]

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ زید بن الحواری العمی پانچویں درجے کا کمزور راوی ہے۔ [تقریب، ص: ۱۱۲]

علامہ البانی رحمہ اللہ نے ہمیں طبرانی اوسط اور خطیب بغدادی کے حوالہ سے اس روایت کی نشاندہی کی ہے لیکن کثیر بن سلیم راوی کی وجہ سے اس کی سند کو انتہائی کمزور لکھا ہے۔ اس کے متعلق امام بخاری اور امام ابوحاتم رحمہما اللہ کہتے ہیں کہ یہ راوی ''منکر الحدیث'' ہے۔ امام نسائی اور علامہ ازدی رحمہما اللہ نے اسے متروک لکھا ہے، واضح رہے کہ جس راوی کے متعلق امام بخاری ''منکر الحدیث'' کہہ دیں اس سے روایت لینا بھی جائز نہیں ہے، جیسا کہ امام ذہبی رحمہ اللہ نے ابن قطان سے نقل کیا ہے۔ [میزان الاعتدال، ص ۵، ج ۱]

علامہ البانی رحمہ اللہ مزید لکھتے ہیں کہ مجھے اس روایت کی ایک اور سند ملی ہے جسے محدث ابن السنی نے اپنی کتاب ''عمل الیوم واللیلة'' رقم: ۱۱۰ اور محدث ابونعیم نے اپنی (تالیف حلیة الاولیاء ص: ۳۰۱ ج ۲) میں بایں سند بیان کیا ہے۔ عن سلامة عن زید العمی عن معاویة بن قرة عن انس رضی اللہ عنہ اس سند میں ایک راوی سلامة الطویل ہے، جسے محدثین نے کذاب کہا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ روایت کا یہ طریق خودساختہ اور بناوٹی ہے۔ [سلسلہ الاحادیث الضعیفہ، رقم: ۶۶۰]

سعودی عرب کی فتویٰ کمیٹی نے اس مسئلہ کے متعلق لکھا ہے کہ نماز سے فراغت کے بعد سر پر ہاتھ رکھنا مسنون عمل نہیں ہے بلکہ یہ ایک خودساختہ بدعت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ ''جس نے ہمارے دین میں نیا کام ایجاد کیا جس کا تعلق دین سے نہیں وہ مردود اور ناقابل عمل ہے۔'' [فتاویٰ ہیئة کبار العلماء، ص: ۳۵۲، ج ۲]

جوحضرات فضائل اعمال میں ضعیف روایت کے متعلق نرم گوشہ رکھتے ہیں ان سے گزارش ہے کہ محدثین کے ہاں اس کے لئے کچھ شرائط ہیں جن کا یہاں وجود نہیں کیونکہ

الف) مذکورہ روایت فضیلت عمل سے متعلق نہیں بلکہ ایجاد عمل کے بارے میں ہے جس کا ثبوت صحیح احادیث سے نہیں ملتا ہے۔)

ب) اس روایت میں معمولی درجے کا ضعف نہیں ہے جس کی تلافی کثرت طرق سے ہو سکتی ہو بلکہ اس کا ضعف سنگین قسم کا ہے۔)

اس بنا پر ایسے اعمال سے اجتناب کرنا چاہیے جو قرآن وسنت سے ثابت نہیں ہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب